



سوال

”خدا جسے چاہے ہدایت جسے چاہے گمراہ کرے“ انسان کا کیا قصور

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قرآن میں اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ”جسے میں چاہوں ہدایت دوں اور جسے چاہوں گمراہ کروں“ اب سوال یہ ہے کہ اگر اللہ خود ہی گمراہ کرتا ہے تو پھر اس میں انسان کا کیا قصور ہے؟ حافظ صاحب یہ وہ سوال ہے کہ میں جب بھی کسی سے بات کرتا ہوں تو کبھی نہ کبھی یہ سوال کیا جاتا ہے اس لیے اس کا ایسا مفصل جواب تحریر کریں تاکہ میری سمجھ میں ایسا آئے کہ میں دوسروں کو بھی سمجھا سکوں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مشیت، ارادہ اور چاہنا اور چیز ہے اور راضی ہونا (پسند کرنا) اور چیز ہے عام طور پر دونوں کو ایک ہی سمجھ لیا جاتا ہے حالانکہ یہ دونوں ایک نہیں مثلاً ابو بکرؓ کے ایمان میں اللہ تعالیٰ کا ارادہ اور اس کی رضا دونوں جمع ہیں اور ابو جہل بن ہشام کے ایمان میں اللہ تعالیٰ کا ارادہ نہیں ہے اور رضا ہے اور ابو جہل بن ہشام کے کفر میں اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہے رضا نہیں ہے۔

وَلَا يَرْضَىٰ لِعِبَادِهِ لُحُوفًا -- الزمر 7

”اور پسند نہیں کرتا اپنے بندوں کا منکر ہونا“

جو انسان ہدایت یا خیریت کا ارادہ کرے پھر ہدایت کے لیے کوشش کرے اللہ تعالیٰ کی طرف انابت اختیار کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو ہدایت دے دیتا ہے قرآن مجید میں ہے:

لَلَّذِينَ يَتَّبِعُونَ آلِيَّ مَن يُشَاءُ وَيَدْعُوْنِي لِآلِيَّ مَن يُنِيبُ -- شوریٰ 13

”اللہ جن جتنے اپنی طرف سے چاہے اور راہ دیتا ہے اپنی طرف سے اس کو جو رجوع کرے“

قرآن مجید ہی میں ہے:

وَلَّذِينَ جُؤدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا الْعنكبوت 69



”اور جنہوں نے محنت کی ہمارے واسطے ہم سمجھا دیں گے ان کو اپنی راہیں“ ہندی من یثاء کا یہ مطلب ہے یہ مطلب نہیں کہ جس کو چاہتا ہے ہجر واکراہ ہدایت دے دیتا ہے جیسا کہ بعض نے سمجھنا شروع کر رکھا ہے۔

اور جو انسان گمراہ بنا چاہے گمراہ بننے کی خاطر سعی اور کوشش شروع کر دے ظلم اور فسق کا ارتکاب کرنے لگے تو ایسے انسان کو اللہ تعالیٰ ہدایت نہیں دیتا قرآن مجید میں ہے :

وَمَا يُضِلُّهُ إِلَّا رُحْمَتُهُنَّ -- البقرة 26

”اور گمراہ نہیں کرتا اس مثال سے مگر بدکاروں ہی کو“

قرآن مجید ہی میں ہے :

وَإِلَّا يَدْرِى الْقَوْمُ الْفَاسِقِينَ

اور ایک اور مقام پر ہے :

وَاللَّهُ لَآيِدُ بِدِيَارِ شَوْمٍ لَّظَلَمِينَ -- البقرة 258

”اور اللہ سیدھی راہ نہیں دکھاتا بے انصافوں کو“

يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ كَايَهُ مطلب ہے یہ مطلب نہیں کہ جس کو چاہتا ہے ہجر واکراہ بنا دیتا ہے جیسا کہ بعض نے سمجھ رکھا ہے ان دونوں باتوں کی دلیل قرآن مجید کی آیت :

لَا كِرَاهَ فِي لَدِينٍ قَدْتَيْنِ لُزْمِ مَنْ لَغِي -- البقرة 256

”زبردستی نہیں دین کے معاملہ میں بے شک جدا ہو چکی ہے ہدایت گمراہی سے“ بھی ہے۔

اس کی مثال فراخی رزق اور تنگی رزق کا مسئلہ ہے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

لَلَّذِينَ سَطُّ لِرِزْقٍ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ -- الرعد 26

”اللہ تعالیٰ جس کے لیے چاہتا ہے رزق فراخ کر دیتا ہے اور تنگ کر دیتا ہے“ اب کوئی اس کا یہ مطلب سمجھتا ہے کہ ایک انسان ناکارہ ہے کوئی کام کاج نہیں کرتا اور کام کاج کرنے کی صلاحیت واستعداد رکھنے کے باوجود کچھ نہیں کرتا نہ ملازمت نہ تجارت نہ صنعت اور نہ ہی کوئی اور پیشہ تو اللہ تعالیٰ بزور اس کا رزق فراخ کر دیتا ہے؟ اور ایک انسان ملازمت یا تجارت یا صنعت یا کسی اور کام کاج میں دن رات خون پسینہ ایک کیے ہوئے ہے تو اللہ تعالیٰ بزور اس کا رزق تنگ کر دیتا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ ورنہ تمام لوگ کام کاج ہتھوڑ کر ہاتھوں پر ہاتھ رکھے بیٹھ جائیں اور اسباب کا تعطل اور ان کی تعطیل لازم آئے ہاں یہ بات درست ہے بسا اوقات اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ کے اظہار کی خاطر اسباب سے بے نیازی بھی دکھاتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی قدرت جس طرح مسببات پر محیط ہے بالکل اسی طرح اسباب پر بھی محیط ہے مگر ہدایت و ضلالت یا کسی اور امر میں اللہ تعالیٰ کسی پر ذرہ برابر ظلم نہیں کرتا۔

إِنَّ لِلَّهِ لَآيَظُّ لِمَنْ نَشَاءُ شَيْءٌ أُولَئِكَ نَشَاءُ أَنْفُسَهُمْ يَظُّ لِمَنْ -- یونس 44

امید ہے آپ اتنی تفصیل سے مسئلہ سمجھ جائیں گے ان شاء اللہ سبحانہ و تعالیٰ



هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احكام ومسائل

عقائد كا بيان ج 1 ص 46